Majallah Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 37, Sr.No.105, 2016 pp 43 - 53

مجلۂ تحقیق
مجلۂ کلیۂ علومِ شرقیہ
جلد ۳۷، اکتوبر۔ دسمبر ۲۰۱۶ء، شمارہ ۱۰۵

ڈاکٹر اکبر حیدری کاشمیری کی علمی و ادبی خدمات: ایک تحقیقی جائزہ

فرزانہ ناز☆

Abstract:

Dr. Akber Hayderi Kashmiri was a renowned scholar and devoted researcher. He is a land mark in the history of literature. He has almost hundred books and more then five hundred research articles published in the leading journals and magazines in India and Pakistan.

He has the honour to be the first Kashmiri scholar who did his D.lit. His another distinction is his service at Luckhnow university as Professor emirates.

His contribution in different genres of literature is marvellaous. As a researcher, he added a lot to Iqbaliat, Rasieye adab and Ghalibiyat. As a critic he has a special command. He has dug out and edited a number of rare some and important texts. He clarified many aspects, problems and disputes of literary history and added worth some knowledge to Urdu literature. This article is a comprehensive study of his vibrant literary figure and achievements.

Keywords: Eminent Scholar, Devoted researcher, Rich contribution, hundred books, five hundred article, renowned Iqbal expert, Ghalib shanas, worth mentioning research in marsieya, edited raresome texts, bring to light, new facts.

اردو زبان کی تاریخ اتنی قدیم نہیں ہے جتنی کم وقت میں اسے مقبولیت ملی اور یہ ہندوستان کے طول و عرض میں بولی جانے لگی۔ کشمیر میں مغلوں کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ نے اردو کی ترقی کو دوام بخشا کہا جاتا ہے کہ دبستانِ دہلی کے آباد ہونے سے قبل ہی کشمیر میں اردو شعر و ادب کا رواج عام ہو چکا تھا اور کشمیریوں نے اسے انتہائی خلوص سے اپنایا بھی تھا۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اُردو، گورنمنٹ ڈگری کالج کھوئٹہ حویلی آزاد کشمیر۔

خواجہ غلام احمد پنڈت بحوالہ مولوی عبدالحق لکھتے ہیں:

''کشمیر کا حال دیکھ کر مجھے خاص مسرت ہوئی۔ شاید ہندوستان کے کسی صوبے میں اردو اس قدر مقبول اور رائج نہیں جس قدر کشمیر میں ہے''۔(۱)

ہر زبان تخلیق کے بعد تحقیق و تنقید کے سفر کا آغاز کرتی ہے۔ کشمیر میں اردو ادب کی تاریخ پر ثروت ہے۔ نہ صرف تخلیق ادب بلکہ تحقیق و تنقید کے حوالے سے بھی اس مٹی نے ان شخصیات کو جنم دیا ہے جن کا موازنہ ہندستان و پاکستان کے صف اول کے محققین و ناقدین سے کیا جا سکتا ہے۔ محمد دین فوق، خلیفہ عبدالحکیم اور پریم ناتھ بزاز نے جس تحقیقی روایت کا آغاز کیا، انجمن ترقی پسند مصنفین اور جموں کشمیر اکیڈمی آف آرٹ لٹریچر اینڈ کلچر نے اس کے پھلنے پھولنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ آج ہم دیکھتے ہیں:

''تحقیق و تنقید کے میدان میں عبدالاحد آزاد، حامدی کاشمیری، اکبر حیدری، محمد یوسف ٹینگ، ظہور الدین احمد، برج پریمی اور شمیم احمد شمیم کے نام بے حد نمایاں ہیں''۔(۲)

اکبر حیدری کاشمیری عصر حاضر کے نامور محقق ہیں۔ کم و بیش سو کے قریب تصانیف و تالیفات اور پانچ سو سے زیادہ مقالات کے ساتھ مختلف اصناف ادب میں ایسے تحقیقی کارنامے انجام دیئے کہ نہ صرف شعر و ادب کے مطالعے میں آسانیاں پیدا ہوئیں بلکہ مزید تحقیق و تنقید کی راہیں بھی ہموار ہوئیں۔ اکبر حیدری کاشمیری کشمیری الاصل تھے۔ ان کے آباء واجداد صدیوں سے کشمیر میں آباد تھے۔ اکبر حیدری کشمیری کی پیدائش مقبوضہ کشمیر کے علاقے سری نگر میں ۱۳ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو محمد جعفر کے ہاں ہوئی۔ انہوں نے اردو اور فارسی کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی، گورنمنٹ ہائی سکول نوا کدل سے میٹرک پاس کیا۔ تعلیم کا شوق انھیں علی گڑھ لے گیا جہاں سے پہلے اردو اور پھر فارسی میں ایم۔اے کیا۔ اس کے بعد وہ لکھنوء چلے گئے۔ جہاں سے ۱۹۷۰ء میں ''میر انیس بحیثیت رزمیہ شاعر'' کے موضوع پر پی ایچ ڈی کیا۔ اس کے بعد اسی یونیورسٹی سے ان کے مقالے ''اودھ میں اردو مرثیے کا ارتقاء'' پر انھیں ڈی، لٹ کی ڈگری دی گئی۔ آپ یہ ڈگری حاصل کرنے والے پہلے کشمیری تھے۔

اکبر حیدری نے لکھنوء سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون فرحت آرا بیگم سے ۱۹۶۲ء میں شادی کی۔ وہ ادبی ذوق رکھنے والی خاتون تھیں اور کئی ناولوں کی مصنفہ بھی تھیں۔ ''اپنا اپنا نصیب''، ''چاند کے پار چلو''، ''سچا موتی'' اور ''شیریں'' ان کے یادگار ناول ہیں۔ اکبر حیدری نے بھی اپنی ادبی زندگی کا آغاز ناول (فطرت) لکھنے سے کیا لیکن اپنی افتادِ طبع اور رجحان کے زیر اثر یہ ڈگر چھوڑ کر تحقیق و تنقید کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی۔ شادی کے بعد آپ واپس سری نگر آ گئے اور ایک عرصہ تک امر سنگھ کالج سری نگر میں اردو کے

استاد کی حیثیت سے درس و تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے، کچھ عرصہ کے لیے ڈائریکٹر لائبریریز بھی رہے۔ ۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۸ء تک کشمیر یونیورسٹی کے شعبہ اردو میں بحیثیت ریڈر کام کرتے رہے۔ اکتوبر ۱۹۸۸ء میں اکبر حیدری کا تقرر شعبہ اردو سنٹرل یونیورسٹی حیدرآباد میں پروفیسر کے عہدے پر ہوا۔ آپ نے اس علمی و ادبی مرکز سے بھرپور استفادہ کیا اور اس دوران آپ کے متعدد تحقیقی مقالے شائع ہوئے۔ اکبر حیدری ۱۹۹۱ء میں اپنے عہدے سے سبکدوش ہوئے لیکن اپنی ادبی وتحقیقی سرگرمیاں جاری رکھیں جس بنا پر یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے انہیں لکھنو یونیورسٹی کے تحت پروفیسر امریٹس کا اعزاز عطا کیا۔

ان کی ادبی وتحقیقی خدمات پر انھیں بے شمار اعزازات سے بھی نوازا گیا۔ ان میں یو۔ پی گورنمنٹ ایوارڈ ۱۹۶۴ء میں ان کے مقالے ''میر انیس بحیثیت رزمیہ شاعر''، جموں اینڈ کشمیر اکیڈمی آف آرٹ، کلچر اینڈ لینگویجز سری نگر کی طرف سے تحقیقی جائزے پر، ۱۹۷۰ء میں اردو اکادمی لکھنوء کی طرف سے ''دیوان میر'' پر، ۱۹۷۴ء میں یو پی گورنمنٹ ایوارڈ ۱۹۷۴ء میں ''دیوان نامی'' مرتب کرنے پر آل انڈیا اردو سبھا ایوارڈ، ۱۹۷۴ء میں ''مرزا سلامت علی دبیر'' پر، غالب ایوارڈ ۱۹۷۴ء میں، آل انڈیا اردو سبھا ایوارڈ ۱۹۷۷ء میں، نقوش ایوارڈ، ۱۹۷۹ء اور ۱۹۹۶ء میں، مغربی بنگال اردو اکادمی ایوارڈ، ۱۹۸۶ء میں، میر ایوارڈ، ۱۹۸۶ء ۱۹۸۴ء اور ۱۹۸۶ء میں تین بار ملا۔ بہار اردو اکیڈمی نے بھی ۱۹۹۶ء میں ''باقیات دبیر'' پر انھیں اعزاز سے نوازا۔ اس کے علاوہ امریکہ اور کنیڈا میں انھیں عالمی ادب کے اعزازات بھی عطا کیے گئے۔ ۱۷ ستمبر ۲۰۱۲ء کو اس انتھک محقق نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ ڈاکٹر ایاز رسول نا گی نے تاریخ وفات کا مادہ نکالا، '' عالمے عالمے اکبر حیدری برفت''۔ آپ سری نگر میں دفن ہوئے۔ سوگواران میں ایک بیٹا ڈاکٹر ظفر حیدری کا شمیری اور ایک بیٹی تبسم آرا شامل ہیں۔ ظفر حیدری کاشمیری نے لکھنوء یونیورسٹی سے آغا شاعر غزلباش پر ڈاکٹریٹ کی ہے اور کشمیر یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں۔ والد محترم کی طرح علم وادب سے وابستہ ہیں اور حکیم الامت کے نام سے اقبالیات کے ایک معروف رسالے کے ایڈیٹر بھی ہیں۔

اردو تحقیق میں اکبر حیدری ایک معتبر اور مستند نام ہے۔ انھوں نے جب تحقیق کے میدان میں قدم رکھا تو مولوی عبدالحق، قاضی عبدالودود، اور عرشی کا طوطی بول رہا تھا۔ آپ بجا طور پر ان کے جانشین کہے جا سکتے ہیں۔ کیوں کہ معتقدین سے قطع نظر معاصرین میں شائد ہی کوئی دوسرا محقق ہو جس نے اس کثرت خلوص اور جان سوزی کے ساتھ تحقیقی کارنامے انجام دیئے ہوں۔

آپ کی خدمات کا اعتراف ہندو پاک کے کم و بیش تمام اردو محققین و ناقدین نے کیا ہے۔ نور الحسن ہاشمی آپ کو ''تحقیق کا بھوت'' اور شبیہ الحسن ''فنافی التحقیق'' کہتے تھے۔ ڈاکٹر نیر مسعود رضوی لکھتے ہیں

''جہاں تک تحقیق کی دنیا میں نئی نئی معلومات کی فراہمی اور نادر ماخذوں کی بازیابی کا تعلق ہے معاصرین محققوں میں ڈاکٹر اکبر حیدری کی برابری کوئی نہیں کرسکتا''۔(۳)

اکبر حیدری کاشمیری نے تحقیق کے افق کو نہ صرف وسعت بخشی بلکہ اسے معیار و افتخار بھی بخشا۔ خلوص، انتھک محنت، کھٹن تحقیقی سفر، جان سوزی اور عرق ریزی کی بنا پر آپ نے مولوی عبدالحق، مالک رام، خواجہ احمد فاروقی، عبدالقادر سروری اور گیان چند جیسے محققین کے بعض تحقیقی نتائج کو اپنی تحقیق سے غلط ثابت کیا اور نئے تحقیقی افق سامنے لائے۔''باقیات انیس'' کے دیباچے میں حسین نقوی (جو انسیات کے ماہر جانے جاتے ہیں) کے تحقیقی نتائج کو دلائل سے غلط ثابت کیا۔ انھوں نے محققانہ جگر کاوی سے کلاسیکی شعر ونثر کے بے شمار دفینوں کو کھنگالا جن پر شدائد زمانے کی دھول پڑی ہوئی تھی۔ ان کے کئی تحقیقی کارنامے اردو ادب میں مستقل عنوان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر جاوید قدوس کے مطابق ''اکبر حیدری کی موت اردو میں تحقیق کی موت ہے''۔(۴)

کئی قدیم مخطوطات اور گمنام شعراء اور ادبا کی دریافت اور ان کے کلام کی تدوین و اشاعت کا سہرا آپ کے سر ہے، ان میں مولوی کریم الدین، خواجہ احسن اللہ، بیان کشمیری، محمد علی سکندر، محمد ہدایت اللہ، شاد عظیم آبادی اور آغا عظیم قزلباش جیسے لوگ ہیں۔ اساتذہ سے منسوب الحاقی کلام کی نشاندہی مراثی ومثنویات کے محذوف اور گمشدہ اشعار کی بازیافت کی مثلاً انیس کا کلام مومن کے کلام سے الگ کر کے ''انیس بحثیت رزمیہ شاعر'' میں شامل کیا۔ اکبر حیدری کاشمیری کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار تحقیقی صلاحیتوں سے نوازا تھا، تحقیق آپ کا شوق ہی نہیں جنون بھی تھا، آپ نے اپنے اس جذب وذوق سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے مختلف اضاف ادب میں تحقیقی کارنامے انجام دیئے۔

مرثیہ کی تحقیق کے حوالے سے یوں تو کئی محققین مثلاً مسعود حسن رضوی ادیب، پروفیسر شبیہ الحسن، ڈاکٹر نیئر مسعود، محمد زمان آزردہ وغیرہ کے نام آتے ہیں لیکن ان تمام محققین میں اکبر حیدری نے نہ صرف مرثیہ اور مرثیہ نگاروں پر سرمایہ تحقیق میں قابل ذکر اضافہ کیا بلکہ ان کا تاریخی اور تہذیبی پس منظر بھی سامنے لائے اور فکر فنی مطالعہ کرتے ہوئے حقِ تنقید بھی ادا کیا۔ آپ کی پی ایچ ڈی اور ڈی لٹ کے مقالہ جات ''میر انیس بحثیت رزمیہ شاعر'' اور ''اودھ میں اردو مرثیے کا ارتقا'' دونوں کا تعلق رثائی ادب سے ہے۔ اس کے علاوہ انیس و دبیر، میر ضمیر، میر خلیق اور دل گیر کے مراثی کے ساتھ ساتھ ان کو بحثیت غزل گو اور مثنوی نگار بھی پیش کیا۔

اکبر حیدری نے مختلف دواوین کی تدوین بھی کی ''دیوان میر'' قاضی عبدالودود کی فرمائش پر مدون

کیا۔اس پر آپ کو اردو اکادمی ایوارڈ لکھنو بھی ملا۔آپ کا دوسرا انعام یافتہ دیوان ''دیوان نامی'' ہے جس پر یو۔پی گورنمنٹ ایوارڈ دیا گیا۔اس کے علاوہ آپ نے جن دواوین کی تدوین کی ان میں'' دیوان ذوق''، ''دیوان دل گیر''،'' دیوان ترقی''،''دیوانِ نوازش''،''دیوان آصف الدولہ'' اور'' دیوان اقبال حیدری'' شامل ہیں۔میر حسن کی مثنوی سحر البیان کی تدوین بھی آپ کے تدوینی کارناموں میں سے ایک ہے۔

تذکروں کے حوالے سے بھی آپ کا کام قابل ذکر ہے۔آپ نے تذکرہ ''قدیم شاعرات اردو یا تذکرہ ماہ درخشاں''،'' تذکرہ ریختہ گویاں''،''تذکرہ الشعراء اردو''،''تذکرہ گردیزی''،''تذکرہ شعرا ہندی بخط مصحفی'' اور'' تذکرہ شعرا ہندی بخط میر حسن'' نہ صرف ترتیب وتصیح کے بعد شائع کیا بلکہ شعرا ادباء کی سوانح وتصانیف کے حوالے سے قیمتی معلومات کا اضافہ بھی کیا۔اکبر حیدری کی تحقیقی وتنقیدی کارناموں نے نہ صرف اقلیم تحقیق کو نئے افق بخشے ہیں بلکہ ادبی تاریخ کے بے شمار ابہامات کو دور کر کے تاریخ ساز انکشافات کیے ہیں۔جن سے شعروادب کے مطالعے میں نہ صرف آسانیاں پیدا ہوئی ہیں بلکہ مزید تحقیق وتنقید کی راہیں بھی ہموار ہوئی ہیں۔

اکبر حیدری ممتاز محققین میں شمار کیے جاتے ہیں ان کی خدمات کا دائرہ بہت وسیع اور مختلف اصناف پر محیط ہے۔اقبالیات کے حوالے سے ان کا کام معیار ومقدار دونوں طرح قابل قدر ہے۔اقبال کے حوالے سے انہوں نے نو کتب اور بے شمار تحقیقی مقالات لکھے۔ان کے مقام ومرتبے کے حوالے سے کشمیر عظمیٰ اخبار کا یہ اقتباس ملاحظہ ہو:۔

> "We have such illustrious Iqbal researchers and scholar as Akbar Hayderi whome we also chose to largely ignore such renowned urdu critics as Hamidi Kashmir." (5)

اقبالیات کے حوالے سے''حکیم الامت'' کے نام سے اکبر حیدری نے ۲۰۰۶ء میں ایک تحقیقی رسالہ نکالا۔جس کا علمی وادبی حلقوں اور اقبال شناسوں میں بڑا معیار ومقام ہے۔حال ہی میں مولانا محمد حسین آزاد اوپن یونی ورسٹی سے اس رسالے پر منیر حسین منیر نے پی ایچ ڈی کی ہے۔اقبالیات کے حوالے سے کام پر آپ کو مختلف محققین و ناقدین سے داد تحقیق ملتی رہی ہے۔''کلام اقبال نادر و نایاب رسالوں میں'' کی اشاعت پر مشفق خواجہ نے خط میں اکبر حیدری کو لکھا:

> ''کتاب موصول ہوگئی۔آپ یہ پوشیدہ ادبی خزانے کہاں کہاں سے ڈھونڈ کر نکالتے ہیں۔کتنی دیدہ ریزی اور جاں فشانی سے کتب کو کھنگال کر گوہر نایاب نکال لاتے ہیں یہ

بڑا صبر آزما کام ہے۔ اس بڑے ادبی کارنامے کی اشاعت پر آپ کی جتنی تعریفیں کی جائیں بجا ہیں''۔(۶)

اقبال اور علامہ شیخ زنجانی کے نایاب رسالے کی دریافت اور اس حوالے سے کام پر اقبال شناسوں سے بھر پور داد حاصل کی۔ معرکہ اسرار خودی کے حوالے سے مرتب کتاب کے حوالے سے مشفق خواجہ کے تاثرات ہیں کہ:

''یہ کام نہیں کارنامہ ہے۔ آپ نے بے مثال محنت سے اسے جواہر ریزوں کو ڈھونڈا جو ماہرین اقبال کے خواب وخیال میں نہ تھے''۔ (۷)

غالب بھی اکبر حیدری کا پسندیدہ موضوع ہے اس پر ان کی دو کتب ''نوادر غالب'' اور ''غالبیات کے چند فراموش گوشے'' چھپ چکی ہیں۔ جب کہ سوانح غالب، معاصرین غالب اور تلامذہ غالب کے حوالے سے ان کے بے شمار مضامین پاک وہند کے مختلف رسائل وجرائد میں چھپ چکے ہیں اور غالبیات کے حوالے سے گراں قدر اضافہ سمجھے جاتے ہیں۔

تحقیق وتنقید کا چولی دامن کا ساتھ ہے اگر چہ ہر محقق باضابطہ نقاد اور ہر نقاد باضابطہ محقق نہیں ہوتا۔ کشمیر میں حامدی کاشمیری اور اکبر حیدری ان دونوں صفات سے متصف تھے۔ عبدالقادر سروری لکھتے ہیں کہ:

''ڈاکٹر حامدی کاشمیری اور اکبر حیدری کی تنقیدی وتحقیقی کاوشوں کے چرچے کشمیر سے باہر ساری اردو دنیا میں ہو رہے ہیں۔(۸)

ظہورالدین ''کشمیر میں تحقیق وتنقید'' (مضمون) میں رقم طراز ہیں:

''اکبر حیدری بنیادی طور پر محقق ہیں لیکن ان کی تحقیقی کاوشوں میں تنقید کی کارفرمائی بھی نظر آتی ہے۔ ان کے اہم کارناموں میں ''میر انیس بحیثیت رزمیہ شاعر''، ''مطالعہ زور''، ''میر ضمیر''، ''تحقیق وتنقید''، ''مضامین حیدری'' اور ''دیوان میر'' شامل ہیں۔ ان کے علاوہ بھی بہت سی دوسری کتب شائع کی ہیں جن میں تحقیق وتنقید کے خوب صورت نمونے ملتے ہیں''۔(۹) ''مرثیہ میں ہندوستانی عناصر'' اور ''اقبال وحسین'' میں بھی تنقیدی شعور کارفرما نظر آتا ہے۔

ان تحقیقی کارناموں کے علاوہ اکبر حیدری کاشمیری کے ۵۰۰ سے زائد مقالات پاک وہند کے موقر رسائل وجرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان رسائل میں فکر ونظر علی گڑھ، نیا دور، لکھنو، شاعر، بمبئی، شیرازہ، سری نگر، آج کل، دہلی، قومی زبان، کراچی، دانش، اسلام آباد، نقوش، لاہور، اردو سہ ماہی، کراچی، صحیفہ، لاہور

اور شیرازہ، سری نگر اہم ہیں۔ ان میں سے کچھ مقالات کتب کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں جن کے نام ہیں: تحقیق و انتقاد، تحقیقی جائزے، تحقیقی نوادر، مضامین حیدری، مقالات حیدری اور تحقیقات حیدری۔

تحقیق و انتقاد کے مقدمے میں پروفیسر احتشام حسین، اکبر حیدری کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> ''انہوں نے کئی اعلیٰ پایہ کے علمی مقالے لکھے ہیں جن میں سے بعض بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ ان کی ادبی بصیرت اور ذوق نظر میں خاص پختگی ہے۔ ان کا میلان صرف تحقیقی نہیں تشریحی اور تجزیاتی بھی ہے۔ وہ اپنی ادبی صلاحیتوں سے برابر کام لے رہے ہیں اور ادبی دنیا میں اپنا مقام بنا رہے ہیں''۔(۱۰)

ادبی تحقیق کے حوالے سے آپ کی خدمات گراں قدر ہیں۔ گمنام شعرا اور ادبی سہ پاروں کو نہ صرف منظر عام پر لائے بلکہ ان کی تدوین و اشاعت کا ذمہ بھی اٹھایا۔ پرانے اخبارات و رسائل بھی آپ کے زیر مطالعہ رہے اور قیمتی ادبی نوادر کو دوبارہ شائع کر کے نئی زندگی دی اور کئی معلوماتی مقالے تحریر کیے۔ انھوں نے بعض تحقیقی نتائج کو غلط ثابت کیا اور تحقیق کے باب میں قابل قدر اضافے کیے۔

المختصر ان کے تحقیقی کارنامے اور علمی و ادبی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے وہ نہ صرف کشمیر کے صف اوّل کے محقق و نقاد ہیں بلکہ اپنی بیش بہا خدمات کی وجہ سے برصغیر پاک و ہند میں ممتاز محقق کے طور پر جانے اور مانے جاتے ہیں۔

اکبر حیدری کاشمیری کا کام ہمہ جہت ہے ان کی تصانیف کی تعداد سو کے قریب ہے۔ جن میں رثائی ادب، اقبالیات، غالبیات اور نامور شعرا اور تذکروں کو موضوع تحقیق بنایا گیا ہے۔ ان کے ہندو پاک کے ہم عصر محققین پر تحقیقی مقالے لکھے جا چکے ہیں۔ کشمیر کے محققین میں حامدی کاشمیری، یوسف ٹینگ اور ظہور الدین احمد پر تحقیقی مقالے لکھے جا چکے ہیں۔

اکبر حیدری کاشمیری کا تحقیقی و تنقیدی سرمایہ معیار و مقدار کے حوالے سے قابل لحاظ ہے اور اس امر کی ضرورت ہے کہ ان پر بھرپور تحقیق کی جائے۔ اس طرح جہاں ان کا مقام و مرتبہ اور تحقیقی کاموں کی قدر و منزلت ظاہر ہوگی وہیں اہل علم ان کے تحقیقی کارناموں سے بہتر طور پر استفادہ کر سکیں گے اور محققین و ناقدین کے لیے نئی راہیں بھی کھلیں گی۔ اگرچہ اکبر حیدری کاشمیری پر کشمیر یونی ورسٹی سے محمد جعفر بٹ نے ''اکبر حیدری حیات اور کارنامے'' کے عنوان سے پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھا ہے لیکن یہ تحقیقی حوالے سے پست ہے اور اس میں ان کی خدمات کا مکمل احاطہ بھی نہیں کیا گیا۔ مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر ان پر از سر نو تحقیق کی جانی چاہیے:۔

۱۔ ۱۹۹۵ء میں بعد از تحقیق یہ مقالہ مکمل کیا جا چکا تھا جب کہ اس کے سترہ برس بعد تک اکبر حیدری کاشمیری نے اپنی تحقیقی سرگرمیاں جاری رکھیں جو اپنی اہمیت کے باعث تحقیق کی متقاضی ہیں۔

۲۔ مقالہ مذکورہ میں اکبر حیدری کاشمیری کو بحیثیت مرثیہ شناس کے پیش کیا گیا ہے۔ان کی تحقیق کی مختلف جہات مثلاً اقبالیات، غالبیات، مقالہ نگاری وغیرہ کو زیرِ تحقیق نہیں لایا گیا۔

۳۔ کسی بھی موضوعِ تحقیق کے تمام بنیادی ماخذات تک رسائی لازمی ہوتی ہے۔مقالہ نگار نے ان کی صرف تیرہ کتب سے استفادہ کیا ہے اور کتابیات میں شامل کیں ہیں۔

۴۔ ڈاکٹر اکبر حیدری کاشمیری کے ۵۰۰ سے زائد مقالات ہند و پاک کے بیسوں رسائل و جرائد میں شائع ہوئے ہیں اور جو بنیادی ماخذات کی ذیل میں آتے ہیں لیکن محقق موصوف نے صرف ''نیا دور'' میں شامل ۲۶ مضامین تک اپنی تحقیق کو محدود رکھا اور نقوش، صحیفہ، آج کل، فکر و نظر، قومی زبان اور شیرازہ جیسے موقر رسائل و جرائد میں مطبوعہ مقالات سے صرفِ نظر کیا ہے۔

۵۔ اکبر حیدری کاشمیری کا اجرا کردہ رسالہ ''حکیم الامت'' اقبال شناسوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اس پر مولانا محمد حسین آزاد یونی ورسٹی سے پی۔ایچ۔ڈی کی سطح پر تحقیق ہو چکی ہے لیکن مذکورہ مقالہ میں یہ بھی شامل نہیں ہے۔

۶۔ محمد جعفر، اکبر حیدری کاشمیری پر اپنے مقالے کے ابتدائیہ میں رقم طراز ہیں:۔

> ''موضوع پر مقالہ حرفِ آخر نہیں کیوں کہ ان کے نہ جانے کن کن گوشوں پر روشنی ڈالنا باقی ہے اور پھر ان کی تحقیقی سرگرمیاں ابھی جاری ہیں'' (۱۱)

مندرجہ بالا دلائل کی روشنی میں اور اکبر حیدری کاشمیری کی بھرپور ادبی و تحقیقی خدمات کی بنا پر ضروری ہے کہ ان پر بھرپور تحقیق کی جائے اور ان کی خدمات کے تمام پہلوؤں کو سامنے لایا جائے تا کہ گذشتہ مقالہ میں موجود تشنگی اور کمی کو دور کر کے ان پر تحقیق کا حق ادا کیا جائے اور اردو تحقیق پر ان کے اثرات سے بحث کر کے ان کا مقام و مرتبہ واضح کیا جائے۔

ڈاکٹر اکبر حیدری کاشمیری کی چند معروف تصانیف حسبِ ذیل ہیں:۔

کتب

رثائی ادب:

۱۔ کاشمیری، اکبر حیدری، ''میر انیس بحیثیت رزمیہ شاعر''، ادبستان، سری نگر، ۱۹۶۵ء

۲۔ کاشمیری، اکبر حیدری ''اودھ میں اردو مرثیہ کا ارتقاء'' نظامی پریس، لکھنوء، ۱۹۸۱ء۔

۳۔ کاشمیری، اکبر حیدری ''انتخاب مراثی مرزا دبیر''، اتر پردیش، اردو اکیڈمی لکھنو، ۱۹۸۰ء۔
۴۔ کاشمیری، اکبر حیدری '' شاعر اعظم مرزا سلامت علی دبیر'' اردو پبلشرز، تلک مارگ، لکھنو، ۱۹۷۴ء۔
۵۔ کاشمیری، اکبر حیدری ''مراثی میر خلیق''، مرثیہ فاونڈیشن، کراچی، ۱۹۹۷ء
۶۔ کاشمیری، اکبر حیدری ''باقیات انیس،'' محمدی پبلشرز، لکھنو، ۱۹۲۹ء۔
۷۔ کاشمیری، اکبر حیدری ''مراثی دبیر'' جلد اول، مطبوعہ فیسٹ پریس ٹانڈہ، ۱۹۷۹ء۔
۸۔ کاشمیری، اکبر حیدری ''میراثی دبیر'' (جلد دوم) مطبوعہ نول کشور پریس، لکھنو، ۱۹۷۰ء۔
۹۔ کاشمیری، اکبر حیدری ''میر ضمیر تحقیقی مطالعہ'' ادبستان، سری نگر، ۱۹۷۱ء
۱۰۔ کاشمیری، اکبر حیدری ''انیس کا شاہکار مرثیہ'' علی نصیر پبلیکیشنز، لکھنو، ۱۹۹۰ء
۱۱۔ کاشمیری، اکبر حیدری ''منظومات دلگیر'' مطبع سرفراز قومی پریس، لکھنو، ۱۹۷۱ء
۱۲۔ کاشمیری، اکبر حیدری ''باقیات دبیر'' مطبوعہ، سری نگر، ۱۹۹۴ء
۱۳۔ کاشمیری، اکبر حیدری ''ہندو مرثیہ گو شعرا'' شاہد پبلیکیشنز، دہلی، ۲۰۰۴ء

اقبالیات:

۱۔ کاشمیری، اکبر حیدری، مرتب ''اقبال کی صحت وزبان'' لکھنو، ۱۹۹۸ء۔
(۲) کاشمیری، اکبر حیدری '' کلام اقبال نادر و نایاب رسالوں کے آئینے میں'' کشمیر اکیڈمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز، سری نگر، ۲۰۰۱ء
(۳) کاشمیری، اکبر حیدری ''اقبال اور علامہ شیخ زنجانی مع وحی والہام اور برہان امامت''، حیدر پبلیکیشنز، لکھنو، ۲۰۰۲ء۔
(۴) کاشمیری، اکبر حیدری ''معرکہ اسرار خودی'' سر محمد اقبال مرتب، اکبر حیدری کاشمیری، ادارہ یادگار غالب، کراچی، ۲۰۰۲ء
(۵) کاشمیری، اکبر حیدری ''اقبال نادر معلومات'' مطبوعہ نئی دہلی، ۲۰۰۴ء۔
(۶) کاشمیری، اکبر حیدری ''اقبالیات کے نادر گوشے'' مطبوعہ نئی دہلی، ۲۰۰۴ء۔
(۷) کاشمیری، اکبر حیدری ''اقبال اور تصور نیابت الٰہی'' مطبوعہ حکیم الامت، سری نگر، ۲۰۱۶ء۔
(۸) ذبیح عظیم (کتابچہ) مطبوعہ شکوہ برادران، لکھنو، ۱۹۹۳ء

غالبیات:

۱۔ کاشمیری، اکبر حیدری ''غالبیات کے چند فراموش شدہ گوشے'' ادارہ یادگار غالب، کراچی، ۲۰۰۲ء۔

۲۔ کاشمیری، اکبر حیدری ''نوادر غالب'' ادرہ یادگار غالب، کراچی، ۲۰۰۲ء۔

تدوین کلام:

۱۔ ''دیوان میر مخطوطہ ۱۲۰۳ء بحیات میر''، ترتیب و تدوین، اکبر حیدری کاشمیری، کشمیر اکیڈمی آف لینگویجز، ۱۹۷۳ء۔

۲۔ ''دیوانِ ذوق'' مدونہ اکبر حیدری کاشمیری، مطبوعہ علی محمد اینڈ سنز تاجران کتب، سری نگر، ۱۹۵۰ء۔

۳۔ ''کلیات آصف الدولہ''، مدونہ اکبر حیدری کاشمیری لکھنو، فقیر الدین علی احمد پبلشرز، لکھنو، ۲۰۰۲ء۔

۴۔ ''دیوان ترقی'' مدونہ اکبر حیدری کاشمیری، نقوش، لاہور، ۱۹۹۷ء۔

۵۔ ''دیوان شامی'' مدونہ اکبر حیدری کاشمیری، مکتبہ ادبستان، سری نگر، ۱۹۷۲ء

۶۔ ''دیوان حاتم'' مدونہ اکبر حیدری کاشمیری، ناشر اکبر حیدری سری نگر، طبع ثانی، ۱۹۸۱ء۔

۷۔ ''سحر البیان''، مدونہ اکبر حیدری کاشمیری، مطبوعہ کلکتہ، ۱۹۷۲ء

تذکرے:

۱۔ ''تذکرہ قدیم شاعرات اردو'' یا ''تذکرہ ماہ درخشاں''، مرتبہ اکبر حیدری کاشمیری، کلچرل اکیڈمی کشمیر، ۱۹۹۴ء

۲۔ ''تذکرہ ریختہ گویان''، مرتبہ اکبر حیدری کاشمیری، اتر پردیش اردو اکیڈمی ۱۹۹۵ء

۳۔ ''تذکرہ بہار بے خزاں''، مرتبہ اکبر حیدری کاشمیری، اتر پردیش لکھنو، ۱۹۹۵ء۔

۴۔ ''تذکرہ الشعرا اردو''، مرتبہ اکبر حیدری کاشمیری، مطبوعہ لکھنو، ۱۹۷۹ء

۵۔ ''تذکرہ گردیزی، مولوفہ فتح علی گردیزی''، مرتبہ اکبر حیدری کاشمیری، مطبوعہ، کراچی، ۱۹۴۴ء

۶۔ ''تذکرہ شعراء ہندی، بخط مصحفی''، مرتبہ اکبر حیدری کاشمیری، اردو پبلشرز، لکھنو، ۱۹۸۱ء

۷۔ ''تذکرہ شعراء ہندی، بخط میر حسن''، مرتبہ اکبر حیدری کاشمیری، اردو پبلشرز لکھنؤ، ۱۹۷۹ء۔

تحقیقی وتنقیدی مقالات کے مجموعے:

۱۔ کاشمیری، اکبر حیدری، ''مقالاتِ حیدری''، ادبستان سری نگر، ۱۹۷۷ء۔

۲۔ کاشمیری، اکبر حیدری ''تحقیقات حیدری'' نصرت پبلشرز لکھنؤ، ۱۹۸۴ء

۳۔ کاشمیری، اکبر حیدری، ''تحقیقی نوادر''، اردو پبلشرز، لکھنو، ۱۹۷۴ء

۴۔ کاشمیری، اکبر حیدری، ''تحقیق وانتقاد''، مطبوعہ ادبستان، سری نگر، ۱۹۴۴ء

۵۔ کاشمیری، اکبر حیدری، ''تحقیقی جائزے''مطبوعہ سرفراز قومی پریس، لکھنوء، ۱۹۶۸ء

ان کے یہ علمی و ادبی کارنامے انھیں فارس میدان تحقیق ثابت کرتے ہیں اور اس بات کے متقاضی ہیں کہ ان پر مبسوط تحقیق کی جائے جو ان کی خدمات کا مکمل احاطہ کرے۔ اگر چہ ان پر کشمیر یونی ورسٹی سے ''اکبر حیدری کاشمیری حیات وفن'' کے عنوان سے مقالہ لکھا جا چکا ہے اور علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی سے ان کی اقبال شناسی کے حوالے سے تحقیق ہو رہی ہے۔ لیکن ان کی تمام تحقیقی جہات کو سامنے لائے بغیر نہ فرض تحقیق ادا ہو سکتا ہے اور نہ اکبر حیدری کاشمیری کا اقلیم تحقیق پر حق۔

☆☆☆☆

حوالہ جات:

۱۔ پنڈت غلام احمد، ''کشمیر میں اردو'' مشمولہ ''اوراق پارینہ'' مظفر آباد، سنگم پبلیکیشنز، ۱۹۸۵ء، صفحہ ۱۷۶

۲۔ سیما صغیر، ''کشمیر میں اردو ادب'' مشمولہ شیرازہ، جموں اینڈ کشمیر اکیڈمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز، جلد نمبر ۳۷ (شمارہ ۶۔۸)، ۱۹۹۸ء، صفحہ ۳۷۰

۳۔ کاشمیری، اکبر حیدری، مرتب و ناشر ''اقبال نادر معلومات'' پرنس آرٹس دریا گنج دہلی، جنوری، ۲۰۰۶ء صفحہ ۲

۴۔ جاوید قدوس، پروفیسر، ''اب فقط ایک نوحہ خوانی ہے'' مشمولہ اخبار، کشمیر عظمیٰ، مورخہ ۲۳ ستمبر ۲۰۱۲ء، صفحہ ۳

۵۔ جاوید قدوس، پروفیسر، ''اب فقط ایک نوحہ خوانی ہے'' اخبار کشمیر عظمیٰ، مورخہ ۲۳ ستمبر ۲۰۱۲ء، صفحہ ۳

۶۔ مکتوب، مشفق خواجہ صاحب، بنام اکبر حیدری کاشمیری، مورخہ ۱۵ مئی ۲۰۰۱ء

۷۔ مکتوب، مشفق خواجہ صاحب بنام اکبر حیدری کاشمیری، مورخہ ۱۹ اپریل ۲۰۰۴ء

۸۔ سروری، عبدالقادر، ''کشمیر میں اردو'' (تیسرا حصہ) جموں کشمیر اکیڈمی، سری نگر، ۱۹۸۴ء، صفحہ ۲۴

۹۔ ظہور الدین احمد، ''کشمیر میں تحقیق و تنقید'' مشمولہ بازیافت، جشن زریں نمبر، شعبہ اردو جموں اینڈ کشمیر اکیڈمی، ۲۰۰۷ء، صفحہ ۱۱۰

۱۰۔ کاشمیری، اکبر حیدری ''تحقیق و انتقاد'' مکتبہ ادبستان، سری نگر، دسمبر ۱۹۴۴ء، صفحہ ۷۔

۱۱۔ بٹ، محمد جعفر، ''اکبر حیدری کاشمیری حیات و کارنامے'' مقالہ برائے پی۔ ایچ۔ ڈی، اردو، کشمیر یونی ورسٹی ۱۹۹۵ء، صفحہ (پیش لفظ)